مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے نومبائع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق پونے آٹھ بجے نومبائع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ ان نومبائعین کی تعداد 35 سے زائد تھی اور ان کا تعلق جرمنی، بیلجیم، فرانس، آسٹریا اور الجزائر سے تھا۔

☆......ایک نومبائع جرمن نے عرض کیا کہ مارچ 2016ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ میرا اسلام میں بہت انٹرسٹ تھا۔ میرے بہت سے دوست تھے لیکن وہ میرے مددگار نہیں تھے۔ میرا ایک پاکستانی دوست سے رابطہ ہوا وہ احمدی مہاجر تھا۔ اس نے مجھے تبلیغ کی اور امام صاحب کا ایڈریس دیا چنانچہ مَیں نے رابطہ کیا اور مزید تحقیق کے بعد بیعت کرلی۔

☆......ایک امریکن نومبائع نے بتایا کہ مَیں امریکہ سے ہوں اور یہاں جرمنی میں کام کی غرض سے آیا ہوں۔ میرے بہت سے احمدی دوست تھے۔ ان کے ذریعہ احمدیت کا علم ہوا۔ مطالعہ کیا اور گزشتہ ماہ مَیں نے بیعت کرلی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بھی پڑھیں۔

☆......ایک نائیجیرین دوست نے عرض کیا کہ مَیں چھ سال سے احمدی ہوں اور اس وقت آسٹریا میں اپنی ماسٹرز کی ڈگری کررہا ہوں۔

☆......ایک پاکستانی نومبائع دوست نے عرض کیا کہ مَیں ARY نیوز میں تھا اور بیورو چیف تھا۔ پاکستان میں احمدیوں کا جو پرسی کیوشن ہورہا ہے، جو مظالم ہورہے ہیں وہ سب ہمارے علم میں آتے تھے اور دوسرے علماء کا کردار اور ان کی حرکتیں بھی علم میں تھیں۔ اس سب صورتحال کو دیکھ کر مَیں نے بیعت کرلی۔

☆......ایک عرب دوست نے بتایا کہ میرا تعلق یمن سے ہے اور مَیں بیلجیم سے آیا ہوں۔ مَیں نے 1997ء میں بیعت کی تھی۔ موصوف نے اپنے ملک یمن کے مشکل حالات کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک غانین دوست نے بتایا کہ مَیں اس وقت بیلجیم میں مقیم ہوں اور پانچ ماہ قبل بیعت کی ہے۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ وہ غانا میں ٹمالے شہر میں رہتے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں بھی وہاں غانا میں آٹھ سال رہا ہوں۔ گزشتہ سو سال سے وہاں غانا میں ٹمالے میں تبلیغ ہورہی ہے اور آپ نے بیعت بیلجیم میں آکر کی ہے۔ وہاں غانا میں کیوں نہیں کی۔

☆......ایک نومبائع نے عرض کیا کہ ہم میاں بیوی احمدی ہیں لیکن میری فیملی اور والدین عیسائی ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنے والدین کی خدمت کرو، ان کے لئے دعا کرو کہ وہ احمدی ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر لائے۔ ان سے رابطہ رکھو اور ان کی خدمت کرو۔

☆......ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں نے جون 2016ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے ملک کے سربراہان کو جو پیغام دیا ہے اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ حضور انور کی کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ یہ کتاب مَیں نے پڑھی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ دوسری کتب بھی پڑھیں۔

☆......فرینکفرٹ میں مقیم ایک جرمن دوست نے بتایا کہ مَیں نے چار سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اب حضور انور سے پہلی دفعہ مل رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب تو آپ نومبائع نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

☆......ایک جرمن دوست نے عرض کیا کہ مَیں نے ڈیڑھ سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

☆......ایک نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں نے تین ماہ قبل احمدیت قبول کی لیکن آج دستی بیعت کی ہے۔ مَیں ایک لائن میں چوتھے نمبر پر تھا۔ ابھی حضور انور تشریف نہیں لائے تھے۔ میری شدید خواہش تھی کہ حضور کے سامنے بیٹھوں اور اپنا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں دوں۔ تو مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ جو بھی آگے بیٹھنے کا حقدار ہے تو اس کو خود ہی چُن لے۔ مَیں یہ دعا کرتا رہا۔ کچھ ہی دیر بعد انتظامیہ کے ایک دوست آئے اور مجھے کہا کہ تم نے آگے بیٹھنا ہے تو اس طرح مَیں حضور کے سامنے بیٹھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ہی میری خواہش پوری فرمادی۔

☆......ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ مَیں ٹرکش نیشنل ہوں اور یہاں جرمنی میں رہتا ہوں۔ ڈیڑھ سال سے جماعت کی مسجد میں آتا رہا ہوں۔ مَیں نے احمدیت قبول کرلی ہے۔

☆......ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں ہمبرگ کے قریب رہتا ہوں۔ والد صاحب کی وفات کے موقع پر اتفاقاً جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ اس کے بعد جماعت سے رابطہ اور تعلق بڑھا۔ یہاں جلسہ میں حضور کا مسکراتا چہرہ دیکھا اور مجھے ہر لمحہ خوشی ملتی رہی۔ مَیں آج سے احمدی ہوا ہوں۔ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ مَیں حضور کے چہرہ کو دیکھ کر ہی احمدی ہوا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ میرے اندر بعض دفعہ غصّہ آجاتا ہے۔ اگر کوئی مجھے تنگ کرے تو اِس پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو غصّہ آئے تو اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اور ٹھنڈا پانی پی لے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض بیویاں مجھے کہتی ہیں کہ ہمارے خاوندوں کو بہت غصّہ آتا ہے تو مَیں انہیں کہتا ہوں کہ سَر پر ٹھنڈا پانی ڈال دو۔

☆......ایک نومبائع نے بتایا کہ میرے سوتیلے والد ٹرکش ہیں اور میرا تعلق ہمبرگ سے ہے۔ ہمارا معاشرہ مسلمان تھا لیکن ہمارے گھر میں اسلامی رنگ نہیں تھا۔ جماعت احمدیہ سے میرا رابطہ ویب سائیٹ کے ذریعہ ہوا پھر امیر صاحب سے رابطہ ہوا اور جماعت ہمبرگ سے رابطہ ہوا اور آج مَیں نے بیعت کرلی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

☆......فرانس سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ میرا نام حمزہ ہے مَیں نے آج ہی بیعت کی ہے۔ موصوف نے دعا کی درخواست کی کہ میرا اہلیہ سے اچھا تعلق نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......ایک نومبائع دوست نے بتایا کہ میرے والد کا تعلق تیونس سے ہے اور والدہ جرمن ہیں۔ کام کرنے کی جگہ پر ایک احمدی دوست کے ذریعہ میرا جماعت سے رابطہ ہوا۔ وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتاتے تھے۔ مَیں نے پوچھا کہ مَیں کس طرح ایمان لاؤں تو انہوں نے کہا کہ دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہو۔ چنانچہ مَیں نے دعا کی اور خواب میں مجھے ایک بستی دکھائی گئی۔ وہ پرانی بستی تھی اور اس میں ایک بزرگ لمبا کوٹ پہنے چل رہے تھے۔ ایک دن جب مَیں نے ویب سائیٹ پر قادیان دیکھا تو مجھے خواب یاد آگئی اور یقین ہوگیا کہ بالکل یہی وہ بستی ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ چنانچہ مَیں جلسہ میں شامل ہوا اور آج مَیں نے بیعت کرلی ہے۔

☆......ایک افغانی دوست نے عرض کیا کہ مَیں سوئٹزرلینڈ میں رہتا ہوں اور بیعت کی ہے۔ بیوی بھی احمدی ہے۔

☆......بیلجیم سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے اور اڑہائی سال قبل ایم ٹی اے کے ذریعہ میرا تعارف جماعت سے ہوا تھا۔ پھر مَیں نے بیعت کرلی۔

☆......موصوف نے درخواست کی کہ میری ساس بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بیوی بھی احمدی نہیں ہے اس کی ہدایت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆......سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع محمد صاحب نے بتایا کہ ایک دوست کے ساتھ جلسہ سالانہ دیکھا۔ اس طرح پُرامن جلسہ تھا۔ بڑا پُرامن ماحول تھا اور بڑا منظّم انتظام تھا۔ کوئی ملک ایسا نہیں کرسکتا۔ ان سب باتوں سے میری تسلّی ہوگئی اور مَیں نے بیعت کرلی۔

☆......ایک جرمن طالبعلم نے بتایا کہ مَیں نے آج بیعت کی ہے۔ میری عمر 19 سال ہے۔ پاکستانی احمدی میرے دوست ہیں۔ مَیں نے احمدیہ لٹریچر پڑھا ہے۔ تیرہ، چودہ سال کی عمر میں، مَیں نے اسلام کے بارہ میں کتب پڑھی تھیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاءاللہ۔ موصوف نے عرض کیا کہ مَیں بیعت کرنے کے بعد بہت خوش ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ برکت دے۔

☆......بیلجیم سے آنے والے ایک غیر احمدی مہمان 'سیرے جائن' (جو کہ سینیگال کے باشندے ہیں اور بیلجیم میں مقیم ہیں) کہتے ہیں: مجھے بہت سے غیر احمدی اجلاسات اور دیگر تقریبات میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ لیکن جو نظام یہاں دیکھا اور کہیں نظر نہیں آیا۔

ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: جلسہ گاہ میں ایک شخص کرسی سے گرگیا تو تمام کارکنان جو اس وقت موجود تھے وہ اس شخص کی مدد کے لئے آگے بڑھے جیسے وہ سب سے اہم شخص ہو۔ مَیں نے اس نظارہ کو دیکھ کر سوچا کہ یہاں پر سب کو اتنی عزت اور احترام دیا جاتا ہے اور سب سے برابری کا سلوک کیا جاتا ہے۔ میرے لئے اس محبت اور بھائی چارہ کا آج کے دور میں نظارہ کرنا اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ یہی تجدید دینِ اسلام ہے۔ جماعت احمدیہ ہی آج کے دور میں اسلام کی تعلیمات پر حقیقی عمل کرتی نظر آتی ہے۔

موصوف کہتے ہیں: مَیں ایک دوسری بات کی بھی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ آجکل یورپ کے اکثر ممالک میں پولیس کا پہرہ ہے اور دیگر اجتماعوں میں پولیس اور پہرے دار نمایاں ہوتے ہیں مگر ان تین دنوں کے دوران باوجود اس کے اس جگہ پر چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع تھے کسی قسم کی بدمزگی اور حادثہ پیش نہیں آئی اور نہ ہی اس ملک کی پولیس نظر آئی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہاں کی پولیس کی وردی کا رنگ کیا ہے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت نے اسلام کی تعلیمات کو صحیح سمجھا ہے اور اس پر عمل پیدا کیا جس وجہ سے یہ جلسہ پُرامن ماحول میں گزرا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب لباس التقویٰ ہو تو پھر پولیس کے لباس کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆......بیلجیم سے آنے والے ایک مہمان ادریس گربو صاحب کہتے ہیں: ایسا عظیم الشان روحانی اجتماع ہے اور ایسے لگ رہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو لمبے عرصے سے جانتے ہیں۔ پہلے مَیں نے خط کے ذریعہ بیعت کی تھی مگر

آج شوق اور ڈر کی وجہ سے میرا دل سینہ میں بڑی تیزی سے دھڑک رہا ہے۔ مَیں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں میرے لئے نا قابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ مَیں مولویوں سے احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔ آج میری وہ خواہش پوری ہوگئی۔ مَیں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

☆...... مراکش کے ایک نوجوان طاہری جلیل صاحب جو کہ بیلجیم میں مقیم ہیں ان کے والد عبد القادر نے اس سال جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر بیعت کی تھی اور وہی انہیں امسال جلسہ جرمنی پر لے کر آئے۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ مَیں پہلی بار کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایک نوجوان ہونے کے طور پر مَیں اپنے نوجوان بھائیوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ ضرور ایسے موقعوں پر شامل ہوا کریں کیونکہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے اور مجھے اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ جب ہم نوجوان باہر سڑک پر چلتے ہیں تو سڑک پر چلتے لوگ شاذ ہی آپ کو سلام کرتے ہیں۔ مگر یہاں اس جلسہ میں ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کرتا نظر آرہا تھا اور یہ بات بہت اچھی لگی۔ مَیں خدا تعالیٰ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے ایسا موقع عطا فرمایا اور مجھے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ شروع میں جب مَیں یہاں آیا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مَیں یہاں تین دن کیا کروں گا۔ مگر جب مَیں نے اس جلسہ کی تقریبات میں حصہ لیا اور یہاں کا بھائی چارہ اور پیار و محبت دیکھی تو مجھے پتہ بھی نہیں لگا کہ یہ تین دن کہاں گئے۔ جلسہ کے تیسرے دن مَیں نے بیعت میں شمولیت کی۔

☆...... غانا سے تعلق رکھنے والے عبداللہ امین اندانی صاحب جو بیلجیم میں مقیم ہیں اور انہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی اور پہلی مرتبہ کسی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ احمدی ہونے سے پہلے مجھے متعدد مرتبہ غیر احمدی اجتماعات میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہا۔ جب بھی مَیں شامل ہوتا تو ہر اجتماع میں چھوٹے چھوٹے بچے چندہ مانگنے آجاتے تھے اور اس وجہ سے توجہ بھی قائم نہیں رہتی تھی۔ لیکن جماعت احمدیہ کا چندہ کا نظام اتنا خوبصورت ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت نہیں پڑتی اور پوری توجہ سے انسان جلسہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ نیز جماعت کسی باہر کی تنظیم یا حکومت سے فنڈ نہیں لیتی اس لئے بغیر کسی مداخلت کے جماعت احمدیہ اپنے پروگرام تشکیل دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ کی ہزاروں خوبصورتیوں میں سے ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ یہاں کسی قسم کی discrimi- nation نہیں ہے۔ نہ رنگ کی نہ ہی دنیاوی مرتبہ کی۔ ہر رنگ کے ہر نسل کے لوگ اکٹھے بیٹھ کر جلسہ بھی سنتے تھے اور اکٹھے کھانا بھی کھاتے تھے۔

نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام نومبائعین نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔